رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۴۹

کیمیائے قدیم وجدید طب یونانی و ویدک
صنعت وحرفت و دیگر علوم قدیمہ پر علمی
روشنی ڈالنے والے

رسالہ

جلد ۷ نمبر ۹

مفتاح الاسرار

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء

سالانہ چندہ عہ
۱ روپیہ ۲ آنہ

ہر ماہ کے اخیر میں زیر ایڈیٹری ابو الاقبال حکیم محمد بخش صاحب
شایع ہوتا ہے

قابل توجہ قواعد وضوابط

(۱) خط وکتابت میں نمبر خریداری اور پتہ خوشخط جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ جواب نہ ملنے کی شکایت معاف۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع دفتر میں ۱۰ تاریخ تک آنی چاہئے ورنہ دوبارہ رسالہ بہ قیمت ارسال ہوگا

(۳) خط کی تعمیل میں دیر ہو تو ہفتہ کے بعد ضرور یاد دہانی کرائیں۔

(۴) رسالہ کی خریداری خواہ کسی وقت ہو مگر شروع سال سے حساب ہوگا البتہ سال بھر کے پہلے پرچے دفتر سے بہم پہنچائے جاتے ہیں۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام منشی مظفر الدین صاحب مینجر چھپا اور
حکیم محمد بخش پبلشر انبالہ کیمپ سے شایع کیا

کیا اب مفتاح الاسرار کو بھی رسالہ نہ سمجھا جاوے

مفتاح الاسرار جب سے جاری ہوا میں اس کا خریدار ہوں اور جو کچھ میں اس نے عرصہ ۵ سال میں بدلیں وہ سب میں غور سے دیکھتا رہا ہوں گو اس رسالہ میں علم کیمیا پر خصوصیت سے بحث ہوتی رہی ہے لیکن معزز ایڈیٹر صاحب نے پے در پے کئی اشاعتوں میں نہایت شد و مد سے یہ یقین دلایا کہ ہماری انجمن کی خاص غرض ایسی اکسیری ادویہ کی تحقیقات اور ایجاد ہے۔ کہ جو قلیل المقدار اور کثیر المنفعت ہونگی اور جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے نہایت مقبول ہونگی۔ یہ ایک ایسی اہم بات تھی جس نے اس رسالہ کی عظمت میرے دل میں قائم کر دی اور میرا خیال ہے کہ ہر ایک خواہ طب نے اس کو نہایت شوق اور قدردانی کی نظر سے دیکھا چنانچہ سنہ ۱۹۱۷ء میں دو ایک اکسیری ادویات تیار بھی ہوئیں اور ان کی تراکیب عمل اور حصہ رسدی دوا سے بھی ممبروں کو فائدہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ مسدود ہو گیا۔ غالباً ممبروں کی کمی اور سرمایہ کی قلت نے ایسا نہ ہونے دیا۔ کیا جناب ایڈیٹر صاحب مہربانی فرما کر مطلع فرماوینگے کہ آئندہ کو ایسے اکسیری نسخے دار التجارب میں تیار ہونے کی امید رکھی جاوے یا اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا ہے۔ نیز طبی مضامین اور نسخہ جات بھی رسالہ میں کبھی پھر دکھائی دینگے۔ یا ہمیشہ کے لئے بند ہو گئیں

ایک خریدار

نوٹ۔ حقیقت میں ہماری منشا یہ تھی۔ اور اب بھی ہے لیکن ہم کیا کریں مجبور ہیں گذشتہ پانچ سال میں ہم نے خود بھی اور دیگر حضرات نے کئی تجویزیں پیش کیں جن پر عمل کرنا جملہ ناظرین کا متفقہ کام تھا۔ لیکن افسوس کہ ماسوائے معدودے چند شائقین کے کسی نے بھی توجہ نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممبروں کی تعداد بہت کم رہ گئی اور سرمایہ اس قدر قلیل ہو گیا کہ کوئی کام نہیں ہو سکا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں مفتاح الاسرار کا چندہ ۴ سالانہ اسی خیال سے کر دیا تھا کہ اشاعت بڑھیگی۔ اور زر چندہ میں سے تجربات کا کام بھی کیا جاویگا۔ لیکن افسوس کہ سخت مایوسی ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسالہ کا خرچ بھی پورا نہ ہوا اور کئی سو کا تاوان ہمیں بھرنا پڑا۔ اس سال ہم نے چند اصحاب کی تحریک پر مفتاح کا چندہ اور ممبری کی فیس ۳ سے کر دی۔ اس وقت تک جملہ ممبران کی تعداد ۹۳ ہے۔ جن کا کل چندہ [illegible] سے کے قریب ایسے غریب ممبر ہیں جو نصف چندہ دیتے ہیں۔ اب عہ ماہوار میں کیا کیا کام کیا جاوے۔ تجربات ہوں یا رسالہ شائع کیا جاوے۔ چونکہ گذشتہ ۵ سال کے تلخ تجربات سے ہم کو اپنے ناظرین کی وسعت خیالی سے خوب واقفیت ہو چکی

ہے۔ اس لئے ہم نے مجبوراً رسالہ کے حجم کو بہت کم کر دیا ہے کیونکہ برابر چار سال سے اور متفرق مضامین سے جملہ رسالوں نے بھی سوائے ہمیں زیر بار کرنے کے ہمارے اصلی مقصد کو ترقی دینے میں ذرہ بھر بھی مدد نہ کی اب فرمایئے کہ ہم کیا کریں۔ عوام یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ رسالہ دیگر رسالوں کی طرح کسی شخص کا رسالہ نہیں ہے یا ایڈیٹر کا ذریعہ معاش نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ایک رسالہ ہے اور ایڈیٹر محض ایک خادم قوم کی حیثیت سے چلا رہا ہے بلکہ اس میں اور چند رسالوں کا خرچ بھی چلتا رہتا ہے۔ ... ماہوار ہے ... میں کم نہیں ہو سکتا۔ اس کا تخمینہ معہ تفصیل ہم کئی مرتبہ دے چکے ہیں موجودہ حجم سے ماہوار کی زیادتی سے نہ رسالہ چل سکتا ہے۔ نہ تجربات ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی جو کچھ ہم کر رہے ہیں کافی سے زیادہ ہے۔ ہاں اگر کوئی صاحب اب بھی کوئی راستہ ہمیں بتا دیں۔ تو ہم اسی پر چلنے کو آمادہ ہیں۔ دیگر رسالوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

نسخہ جات قابل تجربہ

(۱) اکسیر ذہبی۔ کلس ذہب ایک حصہ۔ پارہ سیندوری ایک حصہ۔ جوہر نوشادر سرخ رنگ دو حصہ لیکر سب کو مسحق کرے۔ دہن الصفر کہ جس میں عقاب مصعد، محمر محلول کے آمیزش ہو۔ دن بھر سایہ میں بذریعہ مسحق کے پلا دے۔ رات کو دو پیالیوں میں بقاعدہ تشمیع کے تشویہ دے۔ یہ ہی عمل ساتھ مرتبہ کرے۔ کہ دوا جاری ہو جاوے۔ ایک حصہ ۲۰ حصہ قمر زن پر طرح کرے۔ اور جو اسی اکسیر مرزنی کو حل و عقد کرے۔ تو قوت طرح کی جتنی چاہے بڑھا لے۔

(۲) اکسیر سرخ۔ پارہ سرخ مکلس چار حصہ۔ ذہب مکلس ایک حصہ کبریت چار حصہ کسیس سرخ چار حصہ۔ سب کو نوشادر سرخ محلول سے سیراب کرکے بعد آتش دینے کے قوی آتش سے جوہر اڑا دے۔ پھر جوہر کو باقی دوا سے ملا کر نوشادر محلول سے سیراب کرکے تین مرتبہ تقلید کرے۔ پھر اس کو تشمیع کرکے حل کر ڈالے۔ مشمع بانوں سے ... کرے۔

(۳) ایک حصہ برادہ مس۔ ایک حصہ کبریت ایک حصہ قلعی لیکر مدار کے دودھ سے اتنا کھرل کرے۔ کہ برادہ ناپید ہو جاوے۔ پھر قرص بنا قوی آتش میں پھونک دے کہ سرمہ کی طرح سیاہ سوختہ ہو جاوے اس مکاب گرم سے

دہو کر ہموزن جوہر نوشادر ملا کر تیزاب سرکہ سے معمور کر کے دہوپ میں رکھ دے اور ہلاتا رہے تھوڑی مدت میں زنجار محلول ہوگی۔ اس محلول کو نتار کر عقد کرے بعدہٗ تیزاب مذکورہ میں چہارم حصہ کسیس سرخ محلول و مقطر کر کے اس سے مسحق کرے اور تشویہ دے اس طرح دس عمل میں سرخ زنجار تیار ہوگا ایک حصہ اس کا ۱۰ حصہ قمر مزن پر طرح ہو کر دو چند طلا سے حلال کیا کر ذہب بنجاتا ہے۔

کشتہ الماس۔ ایک چینی کی پیالی میں تیزاب فاروقی ڈال کر نیم گرم کی آگ پر رکہیں۔ اور ریزہ الماس کو آگ میں سرخ کر کے بجہائیں چند بار متواتر عمل کرنے سے الماس پھول جائے گا۔

جواہر مہرہ

حکیم عبد الصمد صاحب کے خط مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۸ء کے جواب میں نسخہ ذیل درج مفتاح کیا جاتا ہے۔

زہر مہرہ خطائی ۴ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ بسد شہبا۔ لاجورد مغسول۔ یاقوت سرخ نیلم پکھراج۔ سنگ یشب۔ زمرد عقیق سرخ۔ ورق نقرہ۔ مصطگی ہر ایک دو ماشہ ورق طلا چار دار۔ ناریل دریائی عنبر۔ مشک مومیائی۔ ہر یک ایک ماشہ کو کھرل سماق میں ایک ہفتہ عرق گلاب سے کھرل کریں۔ پہر دیگر اجزا ملا کر ایک دن اور عرق کیوڑہ سے کھرل کر کے [illegible]

روضۃ الفلاسفہ

مخزن الکیمیا کا جزو سوئم ہو سوم بہ روضۃ الفلاسفہ جو معدنیات کے بیان میں اسی آخری جزو پر مخزن الکیمیا کا خاتمہ ہو انحصار ہے باوجود چیخ پکار کے افسوس یہ حصہ اب تک طبع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ کتاب ضخیم ہے اور اس کے چہپوانے میں کافی سرمایہ کی ضرورت ہے ذیل کے خط میں جو تجویز اس کے متعلق پیش کی گئی ہے۔

اگر جملہ شائقین کے پسند ہو تو کتاب ہذا بہت جلد طبع ہو سکتی ہے۔ ہمارے اندازہ کے مطابق اس پر کل لاگت بارہ سو روپیہ سے کم نہ آئیگی۔ اب اگر ایک صد آدمی بارہ روپیہ فی کس دینے پر آمادہ ہوں تو البتہ یہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ جو جو صاحب وقتاً فوقتاً ہمیں اس کتاب کے لئے لکہتے رہے ہیں وہ اپنا اپنی درخواست

فوراً بھیجدیں۔ تاکہ درخواستوں کے آنے پر حساب پھیلا کر دیکھا جاوے کہ ہر ایک کو کیا ادا کرنا چاہیے۔ اس کا اعلان کرنے پر حصہ رسدی لاگت سب صاحبان بھیجدیں تو کتاب لکھوا شروع کر دی جاویگی۔ جو جناب صاحب اس سے قبل ہم سے کتاب کی نقل اپنے خرچ پر کروا دینے کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاویں معمولی طور پر اس کتاب کو نقل اور مقابلہ کرنے میں ایک صد روپیہ سے کم صرف نہ ہوگا۔ اور پھر متعدد کاپیاں کرانی نہایت دشوار کام ہے بہتر ہو۔ کہ وہے حضرات وہی رقم کتاب کے نسخے چھپوانے میں خرچ کرنے پر آمادہ ہو جاویں۔ والسلام

خادم ایڈیٹر

خط مذکورہ حسب ذیل ہے

جناب حکیم صاحب

تسلیم۔ چونکہ علم المیزان کا مدار مخزن الکیمیا کے آخری جزو روضۃ الفلاسفہ پر ہے۔ لہذا اس کا طبع ہونا خواہ کسی طرح ہو۔ اشد ضروری ہے۔ اگر اور کوئی سبیل نہ نکلے تو خواہشمند صاحبان حصہ رسدی قیمت ادا کریں میں جس قدر میرے حصہ میں آوے پیشگی بھیجنے کو تیار ہوں۔ ورنہ میرے خرچ پر ایک نقل دستی کرا کر تو مجھے ضرور بھیج دیجئے۔ نہایت ممنون ہونگا۔ ایک خریدار

تدابیر درازئ عمر

مگر یہ کہا جائے۔ تو کسی طرح مبالغہ نہ ہوگا کہ فی زمانہ بنی آدم نصف مرحلہ زندگی بھی طے نہیں کر سکتے۔ کہ قبر میں دراز ہو جاتے ہیں۔ زندگی ایک خواب نوشیں معلوم ہوتا ہے۔ جس سے گور ہی میں جاکر آنکھ کھلتی ہے۔ بچپن اور بلکہ ضعیفی بھی اسی طرح گذرتی ہے جیسے ایک ہوا کا جھونکا جان لب پر آتی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ابھی ایک لحہ دنیا میں آئے ہوئے گذرا ہے۔ بلکہ اب تو ایک شاعر کی ذیل کی رباعی کے برخلاف بڑھاپا بھی نہ آتا۔ معلوم معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ جاتا۔

ہم نے دنیا سرائے فانی دیکھی —
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا۔
جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی۔

ہمارے نوجوانوں کو دیکھو۔ تو ابھی گو مرحلہ حیات کے بیس سال ہی بمشکل طے کئے ہونگے۔ کہ پایہ در گور ہیں چہرے پر بجائے شگفتگی اور رونق کے جھریاں پڑی ہوئی ہیں۔ موت کے شگوفے سر پر نمایاں ہیں۔ یعنی بالوں پر سفیدی پھر گئی ہے اور جو قدم اب اٹھا رہے ہیں۔ وہ گور کی طرف پڑتا ہے۔ بعض کے خیال ہیں۔ ہمارے اعضا جسمانی بہ نسبت سابق کے اب کمزور ہو گئے ہیں۔ گویا قدرت ہی سے سرعت موت کے اسباب ہمارے واسطے مہیا ہو گئے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ایک حد

تک اس میں بھی صداقت ہے لیکن اگر ہم موجودہ حالات و اسباب کی خود غور و خوض سے تحقیق و تفتیش کریں۔ تو ہم کو عین الیقین ہو جائیگا۔ کہ ہمارے رشتۂ حیات کے منقطع کرنے والی قدرتی اسباب اور سامان نہیں ہیں بلکہ ہمارے عادات و اطوار و افعال اور اعمال اور درپردہ خود ہی اپنے واسطے قبر کھودرہے ہے۔ اور اُسی میں دفن ہوتے جاتے ہیں۔

زندگی کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی شیریں چیز دنیا میں ہے ہمارا قلم اس قدر طاقت نہیں رکھتا۔ کہ اس کی تشریح و توضیح کر سکے۔ جس شخص نے دنیا میں ایک دفعہ شکم مادر سے نکل کر آنکھ کھولی ہے وہ اچھی طرح سوال کو سمجھتا ہے اور اس کا جواب دیکھتا ہے۔

قدرت کی دانشمندی میں کسی کو شک ہے جہاں اس دنیا میں ہی موت کی گرم بازاری دیکھتے ہیں۔ وہاں چشم بینا ہم کردہ وسائل اور اسباب بھی دکھلاتی ہے۔ جو ہماری درازی عمر کا دعوے کرتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ غافلوں اور نادانوں کو چھوڑ کر اور اُن لوگوں کو ایک طرف کر کے جنہوں نے اَلْتَسْنِیُّ شَیْءٌ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی پر صبر کر کے درازی عمر کی تحقیق و جستجو کی ہے۔ وہ درحقیقت اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ مقال اچھے دوسرے کہا۔ کہ آدم کے گلشن

کی زیادہ سیر کی ہے اور اس سبزۂ شگفتہ حکمت میں چند سے زیادہ قیام کیا ہے۔

انسان جوں جوں اس مرحلہ حیات کو طے کرتا جاتا ہے اس کے اعضاء و قوے میں تغیر آتا جاتا ہے اور اس کے بدن میں انقلاب بہت پیدا ہونے لگتا ہے۔ لیکن اس کا انحصار بہت کچھ مختلف عادات و اطوار بیرونی اور اندرونی اثروں اور حالات اور اسباب پر منحصر ہے۔ بعض میں یہ ابتدا ایام عمری میں لاحق ہونے لگتا ہے۔ اور بعض جب ضعیفی کے عالم میں پہنچے ہیں۔ اس وقت بڑی سرعت سے انقلاب محسوس ہونے لگتا ہے۔ اور ایک امر اور بھی قابل بیان ہے کہ جس قدر محتاج اور غریب اس سے جلد موثر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اسقدر جلد موثر نہیں ہوتے۔ جو دنیاوی رنج و تکالیف سے آزاد ہیں۔ اور جن کو بہت جانفزا مشقت نہیں کرنی پڑتی ہے۔

لیکن اس وقت تعجب آتا ہے۔ جب بہت سے اشخاص میں یہ تغیر ان کی اپنی سراسر غفلت اور بے احتیاطی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ خود انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی صحت اور دوران زندگی میں خلل ڈالا ہے۔ اور ان تدابیر سے غفلت کی ہے۔ جو فہم عامہ قدرتی طور پر ہر ایک فرو بشر کو بتلا دیتا ہے ہم میں ایک عام میلان یہ ہے کہ جب تک بیماری اپنی تمام تکلیف اور سختی کے ساتھ

یکایک ہمارے سر پر عیود سلطہ نہ پڑے ہم مطلق اس کے ازالہ کی طرف رجوع نہیں کرتے - خواہ کیسے ہی آثار مرض کے ہم میں نمایاں ہوں - ہم سے جہاں تک ہو سکتا ہے - ہم علاج معالجہ کی تکلیف سے گریز کرتے ہیں - درحالیکہ علاج سے ازالہ بہتر ہے اس کو جانتے اور مانتے ہیں - مگر تکاہل کی وجہ سے اس کی تعمیل میں محنت و جانفشانی گوارہ نہیں کرتے - اور جب مجبور ہوتے ہیں تو ہر سب تکلیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - لیکن اصل یہ ہے - کہ جب تک محنت اور تکلیف نہ برداشت کی جائے ہم کو کبھی فائدہ نہیں ہو سکتا - تکلیف سے گریز کرنا - اور بیماری کے آنے سے پہلے علاج حفظ ما تقدم و آثار مستزرہ کی طرف بالکل خیال نہ کرنا - گویا اپنے واسطے ایک سڑک تیار کرنا ہے - چنانچہ اس بارہ میں ایک آرچ بشپ کا قول نہایت ہی مناسب اور اس قابل ہے - کہ ہمیشہ ذہن نشین اور زیر تعمیل رکھا جائے :-

اگر تم تکلیف نہ اٹھاؤ گے - تو تکلیف خود تمہاری پشت پر سوار ہو جائیگی -

طفولیت اور شباب زندگی کی دو منزلیں ہیں - جن کا ہم آگے چل کر کتاب میں مفصل بیان لکھیں گے - لیکن یہاں ہمارا انشاء صرف یہ بیان کرنا ہے کہ جب انسان پر سے جوانی کا بھوت اترتا ہے - اعضائے میں تنزل کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو خود اس کو اپنی گذشتہ غفلت لاپرواہی اور قوانین قدرت سے سرکشی کرنے کی خبر ہوتی ہے - اس وقت بھی اگر یہ مناسب اور مفید تدابیر اختیار کرے - پرہیز اور احتیاط کو ملحوظ رکھے - تو علاوہ اس نتیجے کے اس کی عمر دراز ہو ضعیفی بھی ایسی مسرت بخش اور خوش آئندہ معلوم ہوگی - کہ شباب کا مزہ دوبارہ از سر نو حاصل ہو جائے گا -

لیکن یاد رہے کہ اس کی تحصیل ادویات اور ان کے مستعمل استعمال سے نہیں ہوتی مگر بعض حالتوں میں ادویات کا استعمال ہی کوتاہی عمر اور انواع و اقسام کے رنج و تکالیف کا باعث ہوتا ہے -

سب سے عمدہ ذریعہ اس کی تکمیل کا خوراک - ورزش جسمانی اور آرام و آسائش کی احتیاط اور خبرداری ہے - جہاں تک ہم سے ہو سکے ہم کو چاہئے کہ جسمانی صفائی اور ستھرا پن حد درجہ تک ملحوظ رکھیں مناسب موسم اور مفید صحت اور آرام دہ لباس پہنیں - ایسے مکانوں میں رہیں جن میں ہوا کی آمد و رفت اور حفظان صحت کے قواعد کا بخوبی اور مناسب لحاظ کر لیا گیا ہو - اگر کبھی ضرورت پڑے - تو فوراً ایسی عمدہ اور مفید اور سریع الاثر ادویہ جو کسی لائق طبیب کے مشورہ سے مہیا ہوں برتیں تاثیر اور ورزش کے باعث اتفاقی حادثات یا مرض مہلک نہ بن سکیں اور سب سے بڑھ کر ضروری یہ امر ہے کہ ان تمام بیرونی اسباب سے اجتناب و پرہیز کیا جائے - جو مرض زا ہیں -

مرض دمہ

مرض دمہ کے مکمل حالات جامع طور پر فراہم کرنے کی غرض سے میں نے اس مضمون کو بڑی محنت سے ایک مدت میں جمع کیا ہے جس میں طب یونانی ڈاکٹری اور ویدک کے مشہور اور مستند کتب ذیل سے ہر طرح کی مدد لیکر اور دیگر انگریزی و اردو و طبی رسالہ جات وغیرہ کو مشورۃً کام میں لاکر اس مضمون کو ہر طرح سے مفید اور مکمل اور جامع بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا گیا کہ آپ کو اس کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا - مرض دمہ کی پوری تفصیل اور اس کے حدوث کے کل اسباب معہ ہزارہا مجرب اور مفید انگریزی یونانی ویدک نسخہ جات کے درج ہیں انہیں نسخوں میں بعض ٹوٹکے اور منتر ایسے سہل الحصول اور کثیر المنفعت ہیں کہ مرض کو حکماً دور کرنے میں شمشیر برہنہ سے کم نہیں - جن کے مقابلہ میں ہزاروں کی لاگت والے نسخے بالکل ہیچ ہیں - بعض وید کی رس ایسے سریع الاثر اور مرض کو زائل کرنے میں ایسے لاجواب ہیں - کہ اگر انہیں اکسیر کہا جاوے - تو بیجا نہ ہوگا - علاوہ ازیں پھیپھڑہ نرخرہ قصبہ الریہ اور سینہ کی پوری تشریح معہ ان کے فعل اور حرکات کے بڑی وضاحت سے اس غرض کے لئے درج کی ہے - کہ اس مضمون کے پڑھنے والے کو اس عضو کی تشریح بھی پوری واقفیت ہو جاوے - جس میں یہ مرض پیدا اور واقعہ ہوتا ہے - اس لئے مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ ہر طرح مفید ثابت ہوگا - اور طبی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاویگا - اس مضمون کو پڑھنے والا خواہ کسی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو - (ڈاکٹری یونانی ویدک) مگر اپنے مذاق کے موافق اس میں سے ضرور فائدہ حاصل کر سکیگا - کیونکہ ہم نے تینوں قسموں کی کتب کی مدد سے اس کو تالیف کیا ہے - ہم آخر میں اُن کتب کا نام درج کرتے ہیں جن کی مدد سے ہم نے اس کو تالیف کیا ہے - اور تہ دل سے اُن اصحاب کے شکر گذار ہیں - جو ان کتب کے مصنف اور مؤلف ہیں - طب اکبر - اکسیر اعظم - رموز اعظم - ذخیرہ خوارزم شاہی - مخزن حکمت - طبی انسائیکلوپیڈیا طب حسینی - یس دی ماسٹر ہیں -

مجربات چغتائی - رموز الاطبا - اسرار حکمت ہر دو حصہ مجموعہ معدن حکمت معدن الشفاء سکندر شاہی - سشرت ہر دو حصہ - سارنگ دھر - بید سنگرہ - رس رتناکر - مجربات حفظ صحت - ہر چہار حصہ مجربات اطبائے فرنگ - رفاذمان سنہ - گوپال پرے) - سکرپشن علاج مطلق - عطائی نسخے - قرابادین ویدک ہر سہ حصہ قرابادین احمدی ہر سہ حصہ قراباذین قادری - قرابادین اعظم - قرابادین احسانی - علاج شمسی وغیرہ وغیرہ -